قبرستان میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: pin-7114 تاریخ: 23-12-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ

(1) قبرستان میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور اس کا ثواب ایصال کرنے کا کیا حکم ہے؟

(2) کیا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قبرستان میں قرآن کریم پڑھنا مکروہ ہے؟

(3) نیز ایک حدیث مبارک ہے کہ گھروں میں سورت بقرہ کی تلاوت کرو اور، اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔(مفہومِ حدیث) اس سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ گھروں میں تلاوت نہ کرنے کو قبرستان کی طرح قرار دیا گیا، جس کا مطلب یہ ہوا کہ قبرستان میں تلاوتِ قرآن نہیں کی جاسکتی۔ اس استدلال کی کیا حقیقت ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب

(1) قبرستان میں یا کسی قبر کے پاس بیٹھ کر قرآن کریم پڑھنا اور اس کا ثواب صاحبِ قبر اور دیگر مرحومین کو ایصال کرنا بلاشبہ جائز ہے اور اس کا جواز قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ البتہ اس میں اس بات کی احتیاط ضروری ہے کہ قبر کے پاس بیٹھ کر قرآن پڑھنے والا کسی قبر پر پاؤں نہ رکھے، نہ ہی کسی قبر پر بیٹھ کر قرآن پڑھے۔ **تفصیل اس مسئلے کی یہ ہے کہ** مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لیے مسلمان جو بھی نیک عمل کرے، خواہ وہ فرض ہو یا نفل مثلاً: نماز، تلاوت، کلمہ طیبہ، درود شریف، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقہ وخیرات وغیرہ، اس کا ثواب دوسرے فوت شدہ یا زندہ مسلمانوں کو ایصال کر سکتا ہے۔ پھر اس میں جگہ کی کوئی تخصیص نہیں ہے، لہٰذا کوئی شخص قبرستان میں یا کسی قبر کے پاس یا گھر وغیرہ کسی بھی جگہ شرعی حدود کی رعایت کرتے ہوئے قرآنِ کریم پڑھے، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ خاص طور پر قبر کے پاس قرآن کریم پڑھنے کا جواز تو متعدد احادیث طیبہ

کی روشنی میں ثابت ہے۔

مرحومین کی طرف سے صدقہ کرنے اور انہیں اس صدقہ کا اجر ملنے کے **متعلق** بخاری شریف کی حدیثِ پاک میں ہے:

”ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان أمی افتلتت نفسھا و أظنھا لو تکلمت تصدقت فھل لھا أجر ان تصدقت عنھا قال نعم“ ایک شخص نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میری ماں اچانک فوت ہو گئی ہیں اور میرا گمان ہے کہ اگر وہ کچھ بات کر سکتیں، تو صدقہ کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے کچھ صدقہ کروں، تو کیا انہیں اجر ملے گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں ملے گا۔ **(صحیح البخاری، ج01، ص186، مطبوعہ کراچی)**

نفل نماز کا ثواب بھی ایصال کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ سنن ابی داؤد میں ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حج کو جانے والوں سے فرمایا: ”من یضمن لی منکم ان یصلی لی فی مسجد العشار رکعتین، او اربعا، ویقول ھذہ لابی ھریرۃ“ تم میں سے کون مجھے اس چیز کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ مسجد عشار میں میرے لیے دو یا چار رکعت پڑھ کر اس کا ثواب مجھے بخشے گا۔ **(سنن ابی داؤد، ج02، ص242، مطبوعہ لاھور)**

اس حدیثِ پاک کے تحت شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: **”اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ** مبارک مقامات پر عبادت کرنا، نماز ادا کرنا زیادہ ثواب کا موجب ہے، اور **بدنی عبادات کا ثواب دوسرے کو دینا بھی جائز، اور اکثر علماء کی یہی رائے ہے،** رہا معاملہ عبادات مالیہ کا تو وہاں ثواب کا بخشنا بالاتفاق جائز ہے۔“

(اشعۃ اللمعات (مترجم)، ج06، ص425، فرید بک سٹال، لاھور)

اور خاص طور پر قبر کے پاس قرآن کریم پڑھنے کے متعلق بھی تصریحات موجود ہیں۔ چنانچہ صحیح بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: ”مر النبی صلی اللہ علیہ و سلم بقبرین فقال: انھما لیعذبان و مایعذبان فی کبیر اما احدھما فکان لا یستتر من البول و اما الآخر فکان یمشی بالنمیمۃ ثم أخذ جریدۃ رطبۃ، فشقھا بنصفین، ثم غرز فی کل قبر واحدۃ، قالوا: یا رسول اللہ! لم صنعت ھذا؟ فقال لعلہ أن یخفف عنھما ما لم ییبسا“ ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے، تو فرمایا کہ ان دونوں کو **عذاب** ہو رہا ہے اور انہیں کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا، (ان میں سے) ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور کی ایک تر (تازہ) ٹہنی لی، اس کے دو ٹکڑے فرمائے، پھر ہر قبر پر ایک کو گاڑ دیا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی کہ یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ فرمایا: جب تک یہ دونوں

خشک نہ ہوں گی، اللہ تعالیٰ ان دونوں کے عذاب میں تخفیف (کمی) کرے گا۔

(صحیح البخاری، ج2، ص95، دار طوق النجاۃ، بیروت)

امام نووی علیہ الرحمۃ اس حدیث مبارک کی شرح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "استحب العلماء قراءة القرآن عند القبر لهذا الحديث، لأنه إذا كان يرجي التخفيف بتسبيح الجريد فتلاوته اولي "ترجمہ: اس حدیث مبارک کی وجہ سے علمائے کرام نے قبر کے پاس قرآن کریم کی تلاوت کو مستحب قرار دیا ہے، کیونکہ جب ٹہنی کی تسبیح کی وجہ سے عذاب میں تخفیف کی امید ہے، تو قرآن کریم کی تلاوت کی وجہ سے بدرجہ اولیٰ یہ امید ہو سکتی ہے۔

(شرح صحیح المسلم للنووی، ج3، ص202، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

حدیث مبارک میں ہے: "من مر بالمقابر فقرا احدى عشرة مرة قل هو الله احد ثم وهب اجره الاموات اعطى من الاجر بعدد الاموات "ترجمہ: جو قبرستان سے گزرے، گیارہ مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھے، پھر اس کا ثواب مُردوں کو ہبہ کرے، تو اسے مُردوں کی تعداد کے برابر اجر دیا جائے گا۔ **(کشف الخفاء، ج2، ص282، مکتبۃ القدسی، القاھرہ)**

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اقرأوها على موتاكم يعني يٰس "ترجمہ: اپنے مُردوں پر سورت یٰس کی تلاوت کرو۔

(مسند احمد، ج33، ص417، رقم الحدیث 20301، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

محدث کبیر ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث مبارک کی شرح میں فرماتے ہیں: "هذا يحتمل ان تكون هذا القراءة عند الميت في حال حياته و يحتمل ان تكون عند قبره "ترجمہ: اس میں یہ احتمال ہے کہ اس سے قریب الموت شخص کے پاس قرآن کریم کی تلاوت مراد ہے اور یہ احتمال (بھی) ہے کہ قبر کے پاس قراءت کرنا، مراد ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، ج3، ص1228، دار الفکر، بیروت)

(2) امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس معاملے میں کراہت کا قول منقول ہے، لیکن اہل علم جانتے ہیں کہ کتبِ فقہ میں ایک مسئلے پر کئی اقوال موجود ہوتے ہیں، لیکن ان میں سے وہی قول اس مذہب یا اس فقہ کا مسئلہ قرار پاتا ہے کہ جو راجح و مختار ہوتا ہے اور قبر کے پاس قرآن کریم پڑھنے کے متعلق بھی مختلف اقوال منقول ہیں، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر ائمہ کرام سے اس بارے میں بلا کراہت جواز کا قول منقول ہے اور فقہ حنفی کے مسلمہ قواعد کی روشنی میں یہی قول راجح و مختار ہے اور پھر امام اعظم علیہ الرحمۃ کے قول میں کراہت سے مراد کون سی کراہت ہے، اس کی وضاحت بھی کتب میں موجود نہیں ہے۔ اگر تو کراہتِ تنزیہی مراد ہو، تو اس کا

نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک بھی اس کا جواز ہے، کیونکہ کراہتِ تنزیہی پر ناجائز و گناہ کا حکم نہیں ہوتا اور اگر اس سے مراد کراہتِ تحریمی ہو، تو پھر اس کا محمل یہ ہوگا کہ اگر قرآن پڑھنے والا کسی قبر کے اوپر بیٹھ کر قرآن پڑھے یا قبرستان میں بدبو ہو، تو ایسی صورت میں مکروہِ تحریمی و گناہ کا حکم ہوگا، لہٰذا اگر ایسے کسی ممنوعِ شرعی کا ارتکاب لازم نہ آئے، تو قبر کے پاس قرآن پڑھنے میں ان کے نزدیک بھی حکمِ جواز ہوگا۔

محیط برہانی میں ہے: "قراءة القرآن في القبور عند ابی حنیفة رضی اللہ عنه تکره و عند محمد لا تکره قال صدر الشھید رحمه اللہ : و مشائخنا اخذوا بقول محمد و حکی عن الشیخ الامام الجلیل ابی بکر محمد بن الفضل البخاری رحمه اللہ : ان القراءة علی المقابر اذا اخفی و لم یجھر لا تکره و لا باس به و انما کره قراءة القرآن في المقبرة جھرا و اما المخافتة فلا باس به و ان ختم و قیل ان نوی ان یؤنسه بصوته یقرا" ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قبرستان میں قرآن پڑھنا مکروہ ہے اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مکروہ نہیں۔ صدر الشہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے مشائخ نے امام محمد علیہ الرحمۃ کے قول کو لیا ہے اور شیخ امام جلیل ابو بکر محمد بن فضل بخاری رحمہ اللہ سے حکایت کیا گیا ہے کہ قبرستان میں قراءت کرنا آہستہ آواز سے ہو، اونچی آواز سے نہ ہو، تو مکروہ نہیں اور اس میں حرج نہیں اور مکروہ محض اس وقت ہوگا کہ جب قبرستان میں اونچی آواز سے تلاوت کی جائے، آہستہ پڑھنے میں حرج نہیں، اگرچہ مکمل قرآن کریم پڑھا جائے اور کہا گیا کہ قرآن کریم پڑھنے کی آواز سے میت کو مانوس کرنے کی نیت ہو، تو قرآن کریم پڑھ سکتا ہے۔

(المحیط البرھانی، ج5، ص311، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

ایک اور مقام پہ فرماتے ہیں: "ان قراءة القرآن فی المقبرة ھل تکره؟ المختار انه لا تکره" ترجمہ: کیا قبرستان میں قراءتِ قرآن مکروہ ہے؟ مختار یہ ہے کہ یہ مکروہ نہیں ہے۔ **(المحیط البرھانی، ج5، ص400، دار الکتب العلمیہ، بیروت)**

اس میں یہ احتیاط کی جائے کہ تلاوتِ قرآن کے وقت کسی قبر پر پاؤں نہ رکھے یا کسی قبر پر نہ بیٹھے۔ چنانچہ البنایہ شرح ہدایہ میں ہے: "لا باس بقراءة القرآن عند القبور و لکن لا یجلس علی القبر" ترجمہ: قبروں کے پاس قرآن کریم پڑھنے میں حرج نہیں، لیکن وہ قبر پر نہ بیٹھے۔ **(البنایة شرح الھدایہ، ج3، ص262، دار الکتب العلمیہ، بیروت)**

مجمع الانہر میں امام اعظم علیہ الرحمۃ کے قول کی علت کو یوں بیان فرمایا گیا: "(کره الامام القراءة عند القبر) لان اھل القبر جیفة و کذا یکره القعود علی القبر لانه اھانة (و جوزھا) ای القراءة عند القبر محمد (و به) ای بقول محمد (اخذ) للفتوی لما فیه من النفع لورود الآثار بقراءة آیة الکرسی و سورة الاخلاص و الفاتحة و غیر ذلک عند القبور" ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قبر کے پاس قراءت کرنا، مکروہ ہے، اس وجہ سے کہ صاحبِ قبر بدبودار ہوتا ہے اور اسی طرح

(قرآن پڑھنے کے لیے) قبر پر بیٹھنا مکروہ ہے، کیونکہ یہ قبر کی اہانت ہے (جو جائز نہیں) اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے قبر کے پاس قرآن پڑھنے کو جائز قرار دیا اور امام محمد علیہ الرحمۃ کے قول کو ہی فتوے کے لیے لیا جاتا ہے، اس وجہ سے کہ اس میں میت کے لیے نفع ہے کہ قبروں کے پاس آیت الکرسی، سورۃ الاخلاص اور سورۃ الفاتحہ وغیرہ پڑھنے کے بارے میں آثار و روایات وارد ہیں۔

(مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر، ج2، ص552، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک قبر کے پاس قرآن کریم پڑھنے کی ممانعت بعض صورتوں کے ساتھ مخصوص ہے، اگر وہ نہیں ہوں گی، تو ان کے نزدیک بھی ممانعت کا حکم نہیں ہوگا اور اگر بالفرض بہر صورت کراہت کا حکم ہو تب بھی فقہ حنفی کا راجح قول عدمِ کراہت کا ہے۔

(3) حدیث مبارک میں گھروں میں سورۃ البقرہ کی تلاوت کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور یہ فرمایا گیا کہ گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا درست نہیں کہ قبرستان میں تلاوت کرنا ہی جائز نہیں، بلکہ حدیث مبارک میں محض ایک تشبیہ دی گئی ہے اور اس تشبیہ کی تفصیل یہ ہے کہ گھروں میں تلاوتِ قرآن نہ ہو، تو وہ قبروں کی طرح ہیں کہ جس طرح قبر کے اندر مردہ تلاوت نہیں کرتا، اسی طرح تم اپنے گھروں کو قبر کی طرح تلاوت سے خالی نہ کرو، بلکہ گھروں میں قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اقرءوا سورۃ البقرۃ فی بیوتکم و لا تجعلوھا قبورا“ ترجمہ: تم اپنے گھروں میں سورۃ البقرہ کی تلاوت کرو اور اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ **(شعب الایمان، ج4، ص51، مکتبۃ الرشد، الریاض)**

علامہ مناوی علیہ الرحمۃ اس حدیث مبارک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”(لا تجعلوھا قبورا) ای کالمقابر الخالیۃ عن الذکر و القراءۃ“ ترجمہ: تم گھروں کو قبریں نہ بناؤ یعنی قبروں کی طرح نہ بنالو کہ جو ذکر و قراءت سے خالی ہوتی ہیں۔ **(فیض القدیر، ج2، ص66، المکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ، مصر)**

و اللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

28 جمادی الاولیٰ 1444ھ / 23 دسمبر 2022ء

دار الافتاء اہلسنت المفتی darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے